بعون صانع بیچون و بکمال فضل خلاق زمین و زمان

کیمیا

نمبر ہشتم



باہتمام
علی بھائی شرف علی اینڈ کمپنی لمیٹڈ
تاجران کتب مالکان مطبع محمدی گنپاؤڈر روڈ مجگاؤں بمبئی ۱۰
دکان نمبر ۳۷۳ ابراہیم رحمت اللہ روڈ بمبئی ۳

سوارِ جہانگیر یکراں براق — کہ بگذشت از قصرِ نیلی رواق
سوار جہاں کے جیسے وائے گھوڑے براق کی — کہ گذرے محل نیلی چھت سے (یعنی آسمان سے)

خطاب بہ نفس
خطاب اپنے نفس سے

چہل سال عمرِ عزیزت گذشت — مزاجِ تو از حال طفلی نگشت
چالیس برس عمر عزیز تیری کے گذر گئے — مگر مزاج ترا رنگ لڑکپن سے نہ پھرا

ہمہ با ہوا و ہوس ساختی — دمی با مصالح نہ پرداختی
ہمیشہ خواہش نفس سے موافقت کی تونے — ایک دم اپنی بہتریوں میں نہ مشغول ہوا تو

مکن تکیہ بر عمرِ ناپائدار — مباش ایمن از بازیٔ روزگار
بھروسہ نہ کر عمر ناپائدار پر — بے خوف نہ رہ گردشِ زمانہ سے

در مدح کرم
بیچ تعریف کرم کے

دلا ہر کہ بنہاد خوانِ کرم — بشد نامدارِ جہانِ کرم
اے دل جس نے بچھایا خوان کرم کا — وہ ہوا مشہور جہانِ کرم کا

کرم نامدارِ جہانت کند — کرم کامگارِ امانت کند
کرم نامدار جہان کا تجھ کو کرے — کرم مقصد دینہ پناہ کا تجھ کو کرے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کریما ببخشائے بر حال ما
اے کریم بخشش کر ہمارے حال پر

کہ ہستم اسیر کمندِ ہوا
کہ ہوں میں قیدی کمندِ خواہش نفس کا

نداریم غیر از تو فریاد رس
نہیں رکھتے ہم سوائے تیرے کوئی فریاد کا پہنچنے والا

توئی عاصیاں را خطا بخش و بس
تو ہی ہے گنہگاروں کے گناہ بخشنے والا اور بس

نگہدار مارا ز راہِ خطا
بچا ہم کو ٹیڑھی راہ سے

خطا در گذار و صوابم نما
گناہ معاف کر اور سیدھی راہ ہمکو دکھلا

در ثنای پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم

بیچ تعریف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے

زباں تا بود در دہاں جائگیر
زبان جب تک رہے منہ میں قائم

ثنای محمد بود دلپذیر
تعریف کرنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہووے دلپسند

حبیب خدا اشرفِ انبیاء
محبوب خدا کے اور بزرگ ترین نبیوں کے

کہ عرش مجیدش بود متکا
کہ عرش بزرگ اُن کا ہے تکیہ گاہ

سخاوت مس عیب را کیمیاست
سخاوت سب عیبوں کی کیمیا ہے

سخاوت ہمہ دردہا را دو است
اور سخاوت سب دردوں کی دوا ہے

مشو تا توان از سخاوت بری
جہاں تک ممکن ہو سخاوت کو نہ چھوڑ

کہ گوئے بہی از سخاوت بری
اسواسطے کہ سخاوت میں سب طرح کی بہتری ہو

در مذمّت بخیل
بیچ برائی بخیل کے

اگر چرخ گردد بکام بخیل
اگر آسمان حسب مراد بخیل کے گردش کرے

ور اقبال باشد غلام بخیل
اور اقبال بھی بخیل کا غلام ہو

وگر در کفش گنج قارون بود
اور اگر اسکے قبضے میں خزانہ قارون کا بھی ہو

وگر تابعش ربع مسکون بود
اور اگر تمام دنیا بھی اس کی تابعدار ہو

نیرزد بخیل آنکہ نامش بری
پھر بھی بخیل اس لائق نہیں کہ تو اسکا نام لے

وگر روزگارش کند چاکری
اگرچہ ایک زمانہ اس کی نوکری کرے

مکن التفاتے بمال بخیل
ہرگز خیال نہ کر بخیل کے مال پر

مبر نام مال و منال بخیل
اور کبھی بخیل کے مال و متاع کا نام نہ لے

بخیل ار بود زاہد بحر و بر
بخیل اگرچہ دریا اور جنگل میں عبادت کرتا ہو

بہشتی نباشد بحکم خبر
بہشتی نہ ہوگا موافق حکم حدیث کے

وراى کرم در جہاں کار نیست
سوائے کرم کے جہان میں کوئی کام نہیں
وزیں گرم تر ہیچ بازار نیست
اور بازار کرم سے بارونق کوئی بازار نہیں

کرم مایۂ شادمانی بود
کرم سبب خوشی کا ہوتا ہے
کرم حاصل زندگانی بود
اور کرم حاصل زندگانی کا ہوتا ہے

دل عالمے از کرم تازه دار
دل ایک عالم کا کرم سے خوش رکھ
جہاں را ز بخشش پر آوازه دار
اور جہان میں بخشش سے مشہور رہ

ہمہ وقت شو در کرم مستقیم
ہر وقت رہ کرم پر قائم
کہ ہست آفرینندۂ جاں کریم
کہ پیدا کرنیوالا جہان کا کریم ہے

در صفت سخاوت

بیچ تعریف سخاوت کے

سخاوت کند نیکبخت اختیار
سخاوت کرتا ہے نیکبخت اختیار
کہ مرد از سخاوت شود بختیار
اسواسطے کہ آدمی سخاوت سے صاحب اقبال ہوجاتا ہے

بلطف و سخاوت جہانگیر باش
مہربانی اور سخاوت سے جہان پر قبضہ کرنیوالا ہو
در اقلیم لطف و سخا میر باش
ولایت مہربانی اور سخاوت میں حاکم رہ

سخاوت بود کار صاحبدلاں
سخاوت کام صاحب دلوں کا ہے
سخاوت بود پیشۂ مقبلاں
اور سخاوت طریقہ مقبولوں کا ہے

ثمند گزیں
ی پسند کرتا ہے
مست افزای تو
رو کو بڑھاوے گی
ید درِ جنت ست
ہ بہشت کی کنجی ہے
ن کشی در سر ست
سر میں غرور اور نخوت ہو
ست تواضع بود
کرنے کی عادت ہو جائے
ت کند در جہاں
دے گی تجکو جہان میں
خلائق دریغ
ر کا خلق سے دریغ نکر
فرازاں نکوست
سے بہت خوب ہوئی ہے

نهد شاخ پُر میوه سر بر زمیں
جیسے کہ میوے والی شاخ زمین پر سر جھکاتی ہے
کند در بہشت بریں جای تو
ور بہشت میں جگہ لے جائے گی
سرافرازی و جاه را زینت ست
اور سربلندی اور مرتبے کی زینت ہے
تواضع از و یافتن خوشتر ست
اُس سے عاجزی کا ظہور بہت خوشنما ہے
زجاه و جلالش تمتع بود
وہ اپنے جاہ و جلال سے ہمیشہ بہرہ مند رہے
گرامی شوی پیش دلها چو جاں
اور لوگ تجھ کو مثل اپنی جان کے عزیز سمجھیں گے
که گردن از آں بر کشی ہمچو تیغ
کہ اس کے سبب سے مانند تلوار کے تجکو سربلندی حاصل ہوگی
گدا گر تواضع کند خوی اوست
اور محتاجوں کی تو عادت ہی عاجزی کرنا ہے

بخیل ار چه باشد تونگر بمال
بخیل اگرچه بسبب مال کے صاحب ثروت ہو
بخواری چو مفلس خورد گوشمال
مگر مانند مفلسوں کے ہمیشہ ذلیل رہے گا

سخیان ز اموال بر میخورند
سخاوت والے اپنے مال سے فائدہ اٹھاتے ہیں
بخیلان غم سیم و زر می خورند
اور بخیل لوگ ہمیشہ اپنے مال کا غم ہی کھایا کرتے ہیں

در صفت تواضع

بیچ تعریف عجز و انکسار کے

دلا گر تواضع کنی اختیار
اے دل اگر تو عاجزی اختیار کریگا
شود خلق دنیا ترا دوستدار
تو تمام عالم تجھ کو دوست رکھے گا

تواضع زیادت کند جاه را
عاجزی آدمی کے مرتبے کو زیادہ کرتی ہی
که از مهر پرتو بود ماه را
جس طرح سے کہ چاند سورج سے روشنی پاتا ہی

تواضع بود مایهٔ دوستی
عاجزی سبب دوستی کا ہوتا ہے
که عالی بود پایهٔ دوستی
اسواسطے کہ مرتبہ دوستی کا بہت بلند ہی

تواضع کند مرد را سرفراز
عاجزی آدمی کو سربلند رکھتی ہے
تواضع بود سروران را طراز
اور سرداروں کا گویا عاجزی تمغہ ہے

تواضع کند هر که هست آدمی
جو آدمی ہے وہی عاجزی اختیار کرتا ہے
نه زیبد ز مردم بجز مردمی
نہیں زیبا ہے آدمی سے سواے مروت کے

در فضیلت علم

بیان فضیلت علم کا

بنی آدم از علم یابد کمال

آدمی کا کمال علم سے ہے

نہ از حشمت و جاہ و مال و منال

نہ دولت اور مال و متاع دنیا سے

چو شمع از پی علم باید گداخت

آدمی کو چاہیے کہ واسطے تحصیل علم کے آپ کو مثل شمع کے گھلائے

کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

اس واسطے کہ معرفت خدا کی بغیر علم کے حاصل نہیں ہوتی

خردمند باشد طلبگار علم

عقلمند علم کا طالب رہتا ہے

کہ گرم ست پیوستہ بازار علم

کہ بازار علم کا ہمیشہ بارونق رہتا ہے

کسے را کہ شد در ازل بختیار

جو شخص کہ روز ازل میں صاحب نصیب ہوا

طلب کردن علم کرد اختیار

وہی طلب کرنا علم کا اختیار کرتا ہے

طلب کردن علم شد بر تو فرض

طلب کرنا علم کا تجھ پر فرض ہے

دگر واجب ست از پیش قطع ارض

اگر وطن میں حاصل نہ ہو تو واجب ہے کہ واسطے تحصیل علم کے سفر کرے

برو دامن علم گیر استوار

جا اور دامن علم کا مضبوط پکڑ

کہ علمت رساند بدار القرار

کہ علم تجھ کو بہشت میں پہنچائے

میاموز جز علم گر عاقلے

اگر تجھ کو عقل ہے تو سوا علم کے اور کچھ نہ سیکھ

کہ بے علم بودن بود غافلے

اس سبب سے کہ بے علم رہنا بڑی غفلت ہے

در مذمّت تکبّر

بیچ برائی غرور کے

تکبّر مکن زینہار اے پسر
غرور نہ کر ہرگز اے لڑکے

کہ روزی ز دستش در آئی بسر
اس سبب سے کہ ایکدن تو غرور کے ہاتھ سے بہت ذلیل ہوگا

تکبّر ز دانا بود ناپسند
غرور عقلمند سے نہایت ناپسند ہے

غریب آید این معنی از ہوشمند
بڑا تعجب ہے اگر صاحب عقل سے غرور ظاہر ہو

تکبّر بود عادت جاہلاں
غرور جاہلوں کی عادت ہے

تکبّر نیاید ز صاحبدلاں
صاحب دل ہرگز غرور نہیں کرتے

تکبّر عزازیل را خوار کرد
شیطان کو غرور ہی نے خوار کیا

بزندانِ لعنت گرفتار کرد
اور غرور کے سبب سے وہ مقید لعنت ہوگیا

کسے را کہ خصلت تکبّر بود
جس شخص کی عادت غرور کرنیکی ہوتی ہے

سرش پُر غرور از تصوّر بود
اسکا سر کبھی خیالات غرور سے خالی نہ ہوگا

تکبّر بود مایۂ مُدبرے
غرور سبب بدبختی کا ہوتا ہے

تکبّر بود اصل بدگوہری
اور غرور جڑ ہے بدبختی کی

چو دانی تکبّر چرا می کنی
اگر تو جانتا ہے تو پھر غرور کیوں کرتا ہے

خطا می کنی وخطا می کنی
بُرا کرتا ہے اور بُرا کرتا ہے

سرانجام جاہل جہنم بود
مآل کار جاہلوں کا دوزخ ہوتا ہے

کہ جاہل نکو عاقبت کم بود
اسواسطے کہ جاہل نیک انجام کم ہوتا ہے

سر جاہلاں بر سر دار بہ
جاہلوں کا سر سولی پر ہو تو بہتر ہے

کہ جاہل بخواری گرفتار بہ
اور جاہل ہمیشہ خواری میں گرفتار رہے تو بہتر ہے

ز جاہل حذر کردن اولیٰ بود
جاہل سے پرہیز اور کنارہ کرنا بہتر ہے

کزو ننگ دنیا و عقبےٰ بود
کہ اس کی دنیا اور عاقبت دونوں خراب ہے

در صفت عدل

بیچ تعریف انصاف کے

چو ایزد ترا ایں ہمہ کام داد
جب کہ اللہ نے تجکو سب مقصد بخشے ہیں

چرا بر نیاری سرانجام داد
پھر سامان انصاف کے کیوں نہیں جمع کرتا

چو عدل ست پیرایۂ خسروی
اور جبکہ انصاف باعث رونق سلطنت ہے

چرا عدل را دل نداری قوی
پھر انصاف پر کیوں نہیں مستعد رہتا تو

ترا مملکت پائداری کند
تیری بادشاہت ہمیشہ قائم رہے

اگر معدلت دستیاری کند
اگر انصاف اس کا مددگار رہے

چو نوشیرواں عدل کرد اختیار
چونکہ نوشیرواں نے عدل اختیار کیا

کنوں نام نیکست زو یادگار
اب تک اس کا نام نیک باقی ہے

ترا علم در دین و دنیا تمام — که کار تو از علم گیرد نظام

تجھ کو علم دین و دنیا میں کفایت کریگا — اور سب کام تیری علم کی بدولت درست ہوجائینگے

در امتناع از صحبت جاہلاں

بیچ منع کرنیکے جاہلوں کی صحبت میں بیٹھنے کو

دلا گر خردمندی و ہوشیار — مکن صحبت جاہلاں اختیار

اے دل اگر تو عقلمند اور ہوشیار ہو — تو ہرگز صحبت جاہلوں کی اختیار نہ کر

ز جاہل گریزندہ چوں تیر باش — نیامیختہ چوں شکر شیر باش

جاہلوں سے تیر کی طرح بھاگتا رہ — مانند شیر و شکر کے جاہل سے نہ ملا رہ

ترا اژدہا گر بود یار غار — ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار

تیرا اگر بڑا سانپ گہرا یار ہو — تو اس سے بہتر ہو کہ جاہل تیرا دوست ہو

اگر خصم جان تو عاقل بود — بہ از دوستداری کہ جاہل بود

اگر جانی دشمن تیرا عقلمند ہو — بہتر ہے اُس دوست سے جو جاہل ہو

چو جاہل کسی در جہاں خوار نیست — کہ ناداں تر از جاہلی کار نیست

جاہل کی طرح کوئی دنیا میں ذلیل نہیں ہے — اسواسطے کہ جاہل سے زیادہ تر کوئی نادان نہیں ہے

ز جاہل نیاید جز افعال بد — وزو نشنود کس جز اقوال بد

جاہل سے سوا فعل بد کے کوئی کام اچھا نہیں ہوگا — اور اس سے کوئی شخص سوا بری بات کے نہ سنے گا

ت ظلم در ہیچ حال
ں ظلم کرنے کی اجازت نہ دے
نش ظلم زد در جہاں
ے ظلم کی آگ جہاں میں لگائی
گر آہی برآرد ز دل
ہ جب دل سے آہ کرتا ہے
عیفانِ بیچارہ زور
یوں پر کبھی زور و ظلم نہ کر
ـلوم مائل مباش
ستانے کا کبھی خیال نہ کر
دم آزاری ای تند رائی
دم آزاری اور سخت گیری نہ کر
یفانِ مسکیں مکن
غریبوں مسکین پر نہ کر

کہ خورشید ملکت نیابد زوال
کہ تیری سلطنت میں کبھی زوال نہ آئیگا
برآورد از اہلِ عالم فغاں
تمام جہاں اس کے حق میں بد دعا کریگا
زند سوز او شعلہ در آب و گل
تو اس کی آہ تمام عالم کو برباد کر دیتی ہے
بیندیش آخر ز تنگی گور
اور تنگی قبر سے ڈر کہ آخر کو ایک روز مرنا ہے
ز دود دل خلق غافل مباش
اور مظلوموں کی آہ سے غافل نہ ہو
کہ ناگہ رسد بر تو قہر خدائے
نہیں تو بیکبارگی عذاب میں گرفتار ہو جائیگا
کہ ظالم بدوزخ رود بے سخن
اسواسطے کہ ظالم دوزخ میں بے پوچھے ڈالدیا جائیگا

در صفت قناعت

بیچ تعریف قناعت کے

ز تاثیر عدلست آرام ملک
عدل کی تاثیر سے ملک آرام پاتا ہے
که از عدل حاصل شود کام ملک
اور عدل کے سبب سے سب امور ملک کے منتظم ہوجاتے ہیں

جہاں را بانصاف آباد دار
جہاں کو انصاف سے آباد رکھ
دل اہلِ انصاف را شاد دار
اور دل فریادیوں کا خوش رکھ

جہاں را بہ از عدل معمار نیست
جہاں کا آباد کرنیوالا عدل سو بہتر کوئی نہیں
که بالاتر از معدلت کار نیست
اور انصاف کرنے سے بہتر کوئی کام نہیں

ترا زیں بہ آخر چہ حاصل بود
تجھکو اس سے بہتر اور کیا حاصل ہوگا
که نامت شہنشاہ عادل بود
کہ نام تیرا بادشاہ عادل مشہور ہوجائیگا

اگر خواہی از نیکبختی نشاں
اگر تو نیکبخت بننا چاہتا ہے
درِ ظلم بندی بر اہل جہاں
دروازہ ظلم کا دنیا پہ بند کر

رعایت دریغ از رعیت مدار
اپنی رعیت سے سلوک میں کمی نہ کر
مرادِ دلِ دادخواہاں برآر
فریادیوں کے دل کی مراد پوری کر

در مذمّتِ ظلم
بیچ بُرائی ظلم کے

خرابی زبیداد بیند جہاں
ظلم سے جہاں ایسا خراب ہوجاتا ہے
چو بستانِ خرّم زبادِ خزاں
جیسے ہرا باغ خزاں کی ہوا سے

ام حرص
ے جال میں
سِ مال
مال میں
مِ او فتاد
میں پڑا
ں تراست
ا خزانہ تیری پاس ہے
ار خاک
ل جائے گا
اسے زر
مال میں
ہرِ مال
کے لئے
ں درم
مفتون ہوا ہے

شده مست و لایعقل از جامِ حرص
اور ہوگیا ہے مست و مدہوش شراب حرص سے
کہ ہم نرخ گوہر نباشد سفال
اسواسطے کہ قیمت موتی اور ٹھیکری کی برابر نہیں ہوتی
دہد خرمن زندگانی بباد
اس نے گویا اپنی تمام زندگی برباد کی
ہمہ نعمت ربع مسکوں تراست
اور سب نعمت تمام دنیا کی تجکو حاصل ہیں
چو بیچارگاں با دلِ دردناک
مانند بیچاروں کے ساتھ دل دردناک کے
چرا می کشی بارِ محنت چو خر
کیوں گدھوں کی طرح بوجھ محنت کا اٹھاتا ہے
کہ خواہد شدن ناگہاں پائمال
کہ یہ مال ناگہاں تلف ہوجائیگا
کہ ہستی ز ذوقش ندیم ندم
کہ اس کے ذوق سے ہمیشہ پریشان رہتا ہے

دلا گر قناعت بدست آوری — در اقلیم راحت کنی سروری
ای دل اگر تو قناعت حاصل کرے — تو ولایت راحت کا حاکم ہوجائے

اگر تنگدستی ز سختی منال — کہ پیش خردمند ہیچست مال
اگر تو مفلس ہے تو تکلیف کا گلہ نہ کر — کہ عقلمند کے آگے مال کی کچھ حقیقت نہیں

ندارد خردمند از فقر عار — کہ باشد نبی را ز فقر[1] افتخار
جو عقلمند ہے وہ محتاجی سے نہیں شرماتا — اس سبب سے کہ فقیری سے نبی کو فخر ہے

غنی را زر و سیم آرائش ست — ولیکن فقیر اندر آسائش ست
مالدار کو مال و زر سے دنیا کی بہت آرائش ہو — لیکن حقیقت میں راحت فقیر کو بہت ہو

غنی گر نباشی مکن اضطراب — کہ سلطان نخواہد خراج از خراب
اگر تیرے پاس مال نہیں ہو تو بیقرار نہو — اسواسطے کہ[2] بادشاہ ویرانہ سے محصول نہیں مانگتا

قناعت بہر حال اولیٰ ترست — قناعت کند ہر کہ نیک اخترست
قناعت ہر حال میں بہتر ہے — جو کہ نیکبخت ہے وہی قناعت اختیار کرتا ہے

ز نور قناعت برافروز جاں — اگر خواہی از نیکبختی نشاں
قناعت کے نور سے اپنے دل کو روشن کر — اگر بھلائی دین و دنیا کی چاہتا ہے

در مذمت حرص

بیچ برائی حرص کے

[1] اشارہ ہے طرف حدیث شریف کے الفقر فخری کہ فقر میرا فخر ہے [2] یعنی مفلس سے کوئی کچھ نہیں مانگتا ...

ز طاعت نہ پیچد خردمند سر
جو عقلمند ہے وہ عبادت سے سر نہیں پھیرتا

که بالای طاعت نباشد هنر
اسواسطے کہ عبادت سے زیادہ کوئی ہنر نہیں ہے

بآب عبادت وضو تازه دار
عبادت کے پانی سے ہمیشہ وضو کیا کر

که فردا ز آتش شوی رستگار
تاکہ قیامت کے دن دوزخ سے بچے تو

نماز از سرِ صدق بر پای دار
اور کمال صدق سے نماز ادا کیا کر

که حاصل کنی دولتِ پایدار
تاکہ دولت پائدار تجھکو نصیب ہو

ز طاعت بود روشنائی جان
عبادت ہی کے سبب آدمی کا دل روشنی پاتا ہے

که روشن ز خورشید باشد جهان
جیسے آفتاب کی روشنی سے تمام عالم روشن ہوتا ہے

پرستنده آفرینده باش
بندگی کرنے والا خدا کا رہ

در ایوان طاعت نشیننده باش
اور محل عبادت میں ہمیشہ بیٹھا رہ

اگر حق پرستی کنی اختیار
اگر تو عبادت اختیار کرے گا

در اقلیم دولت شوی شهریار
تو ولایت دولت کا بادشاہ ہو جائیگا

سر از جیب پرهیزگاری برآر
سر اپنا گریبان پرہیزگاری سے نکال

که جنت بود جای پرهیزگار
اسواسطے کہ بہشت پرہیزگاروں ہی کی جگہ ہے

ز تقوی چراغِ روان بر فروز
چاہئے کہ پرہیزگاری سے اپنے دل کو روشن کر

که چون نیکبختان شوی نیکروز
تاکہ نیک بختوں کے مانند تو بھی صاحب نصیب ہو جائے

چناں عاشق روی زر گشتۂ
ایسا مال پر عاشق ہوا ہے تو
کہ شوریدہ احوال و سر گشتۂ
کہ ہمیشہ پریشان حال اور حیران رہا کرتا ہے

چناں گشتۂ صید بہر شکار
تو ایسا مال کے شکار کرنے میں خود شکار ہو گیا ہے
کہ یادت نیاید ز روز شمار
کہ تجکو کبھی روز قیامت یاد بھی نہیں آتا

مبادا دل آں فرومایہ شاد
ایسے نالائق کا دل کبھی خوش نہ ہو
کہ از بہر دنیا دہد دیں بباد
جو دنیا کیواسطے اپنے دین کو برباد کردے

در صفت طاعت و عبادت

بیچ تعریف بندگی خدا کے

کسے را کہ اقبال باشد غلام
جو شخص کہ صاحب اقبال ہے
بود میل خاطر بطاعت مدام
اس کو بندگی کی طرف خواہش خاطر ہمیشہ رہتی ہو

نشاید سر از بندگی تافتن
آدمی کو لائق نہیں خدا کی بندگی سے سر پھیرنا
کہ دولت بطاعت تواں یافتن
اسواسطے کہ عبادت سے سب طرحکی دولت حاصل ہوسکتی ہو

سعادت ز طاعت میسر شود
جتنی نیکبختیاں ہیں سب بندگی ہی سو حاصل ہوتی ہیں
دل از نور طاعت منور شود
دل عبادت ہی کے نور سے روشن ہوتا ہے

اگر بندی از بہر طاعت میاں
اگر تو عبادت الٰہی میں مستعد رہے گا
کشاید در دولت جاوداں
تو تجکو دولت بے زوال حاصل ہوگی

اگر بر نتابد ز عصیاں دلت
اگر تو گناہ کرنے سے باز نہ آئے گا
بود اسفل السافلیں منزلت
تو بے شبہہ دوزخ تیرا گھر ہوگا

مکن خانۂ زندگانی خراب
اپنی زندگی کے گھر کو ویران نہ کر
بسیلاب فعل بد و ناصواب
موج فعل بد اور گناہ سے

اگر دور باشی ز فسق و فجور
اگر تو بدکاری اور گناہ سے دور رہیگا
نباشی ز گلزار فردوس دور
تو گلزار بہشت تیرے نصیب ہوگا

در بیانِ شراب

بیچ بیان شراب عشق کے

بدہ ساقیا آب آتش لباس
دے اے ساقی وہ پانی کہ آگ کی صورت ہے یعنی شراب
کہ مستی کند اہل دل التماس
کہ جو صاحب دل ہو وہ اس کے پینے سے مست ہو جائے

مے لعل در ساغر زرنگار
شراب سرخ رنگ سنہرے پیالے میں
بود روح پرور چو لعل نگار
جان کو ایسا پالتی ہے جیسے لب معشوق کے

خوشا آتش شوقِ اربابِ عشق
کیا خوب آگ ہے شوق صاحب عشق کی
خوشا لذت دردِ اصحابِ عشق
اور کیا لذت ہے درد صاحب عشق کی

بیار آں شراب چو آبحیات
لا وہ شراب کہ مثل آبحیات کے ہے
کہ یابد ز بویش دل از غم نجات
کہ جس کی خوشبو سے دل کا غم دفع ہوجاتا ہے

کسی را کہ از شرع باشد شعار
جو شخص کہ ہمیشہ موافق شرع کے عمل کرتا ہے

نترسد ز آسیب روز شمار
اسکو ہول قیامت سے کچھ ڈر نہیں

در مذمت شیطان

بیچ برائی شیطان کے

دلا ہر کہ محکوم شیطاں بود
اے دل جس شخص پر شیطان غالب ہوا

شب و روز دربند عصیاں بود
وہ شخص رات دن گناہوں ہی میں مبتلا رہتا ہے

کسے را کہ شیطاں بود پیشوا
جس شخص کا شیطان رہنما ہوا

کجا باز گردد براہ خدا
وہ راہ خدا پر کیونکر آسکتا ہے

دلا عزم عصیاں مکن زینہار
اے دل قصد گناہ کا ہرگز نہ کر

کہ فردا ز آتش شوی رستگار
تاکہ قیامت کے دن دوزخ سے تو محفوظ رہے

ز عصیاں کند ہوشمند احتراز
جو شخص عقلمند ہے وہ ہمیشہ گناہوں سے الگ رہتا ہے

کہ از آب باشد شکر را گداز
اسواسطے کہ جیسے شکر پانی میں گھل جاتی ہے اسی طرح گناہ آدمی کو خراب کرتے ہیں

کند نیکبخت از گنہ اجتناب
جو نیکبخت ہے وہ ہمیشہ گناہ سے پرہیز کرتا ہے

کہ پنہاں شود نور مہر از سحاب
اسواسطے کہ جیسے آفتاب کی روشنی بادل کے چھپ جاتی ہے م

م ایسا ہی اس کے دل سے نور معرفت زائل ہو جاتا ہے ۱۲

مکن نفس امارہ را پیروی
ہرگز نفس امارہ کی تابعداری نہ کر یعنی بدکار نہ ہو

کہ ناگہ گرفتار دوزخ شوی
ورنہ یکایک تو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا

منہ پای بیرون زکوی وفا
وفا کی گلی سے پاؤں باہر نہ رکھ
کہ از دوستان می نیزد جفا
کہ دوستوں کو لازم نہیں ہے کہ جفا کریں

جدائی ز احباب کردن خطاست
دوستوں سے بیوفائی بڑی خطا ہے
بریدن ز یاران خلاف وفاست
اور یاروں سے قطع محبت کرنا وفا کے خلاف ہے

بود بیوفائی سرشت زناں
بیوفائی عورتوں کی عادت ہے
میاموز کردار زشت زناں
تجکو لازم نہیں ہے کہ خصلت عورتوں کی سیکھے

در فضیلت شکر

بیچ فضیلت شکر کے

کسے را کہ باشد دل حق شناس
جس شخص کا دل کہ حق شناس ہو
نشاید کہ بندد زبان از سپاس
لازم نہیں ہے کہ شکر کرنا موقوف کرے

نفس جز بشکر خدا بر میار
سوائے شکر خدا کے کوئی کام نہ کر
کہ واجب بود شکر پروردگار
اس لیے کہ شکر خدا کا [illegible] واجب ہے

ترا مال و نعمت فزاید ز شکر
شکر سے تیری نعمت اور زیادہ ہوگی
ز رنج اندر آید ز شکر
[illegible] کی بہبود [illegible]

اگر شکر حق تا بروز شما
اور سچ تو یہ ہے کہ اگر خدا کا شکر تو قیامت تک کرے
گزاری نیاید یکی از ہزار
پھر بھی ادا نہیں ہے [illegible]

خوش آں دل کہ دارد تمنائے دوست
کیا خوب ہو وہ دل کہ جو آرزو دوست کی رکھتا ہے
خوش آں کس کہ در بند سودائے اوست
اور کیا خوب ہو وہ شخص کہ جو اسکے عشق میں قید ہے

خوش آں دل کہ شیدا است بر روئے دوست
خوش وہ دل کہ عاشق ہے دوست کے مُنہ پر
خوش آں دل کہ شد منزلش کوی دوست
اور خوش وہ دل کہ گلی دوست کی اس کا گھر ہوا

شراب چو لعل روان بخش یار
شراب مثل لب جاں بخش یار کے ہو
شراب صفا چو روئے نگار
اور شراب صاف مانند منہ معشوق کے ہو وے

خوشا می پرستی ز صاحبدلاں
خوب ہو شراب خواری صاحبدلوں سے
خوشا ذوق مستی ز اہل دلاں
اور کیا خوب ذوق مستی کا صاحبدلوں سے

در صفت وفا
بیچ تعریف وفا کے

دلا در وفا باش ثابت قدم
اے دل ہمیشہ وفا میں مضبوط رہ
کہ بے سکہ رائج نباشد درم
اسواسطے کہ اگر روپیہ پیسہ سکہ بادشاہی نہ ہو تو کوئی نہ لے

ز راہ وفا گر نپیچی عناں
اگر تو راہ وفا سے نہ پھرے گا
شوی دوست اندر دل دشمناں
تو دشمن بھی تیرے دوست ہوجاینگے

مگرداں ز کوی وفا روی دل
وفا کی گلی سے اپنا منہ نہ پھیر
کہ در روی جاناں نباشی خجل
تاکہ معشوق کے آگے تو شرمندہ نہ ہو

صبوری بہر حال اولےٰ بود
صبر کرنا ہر حال میں بہتر ہے
کہ در ضمن آں چند معنے بود
کہ صبر کرنے سے بہت فائدے حاصل ہوتے ہیں

صبوری ترا کامگاری دہد
صبر کرنا تجکو سب مقصد دے گا
ز رنج و بلا رستگاری دہد
اور رنج وبلا سے بھی خلاص کرے گا

صبوری کنی گر ترا دیں بود
اگر تو دیندار ہے تو صبر اختیار کر
کہ تعجیل کار شیاطیں بود
اسواسطے کہ جلدی کرنا شیطانوں کا کام ہے

در صفت راستی
بیچ تعریف سچ کے

دلا راستی گر کنی اختیار
اے دل اگر تو سچ کو اختیار کرے گا
شود دولتت ہمدم و بختیار
تو دولت تیری دوست اور مددگار رہے گی

نہ پیچد سر از راستی ہوشمند
جو ہوشمند ہے سچ سے سر نہیں پھیرتا
کہ از راستی نام گردد بلند
اسواسطے کہ سچ سے آدمی کا نام بلند ہوتا ہے

دم از راستی گر زنی صبح وار
اگر سچ بولنا اختیار کریگا تو مثل صبح کے
ز تاریکی جہل گیری کنار
جہالت کے اندھیرے سے دُور رہیگا

مزن دم بجز راستی زینہار
سوائے سچ بولنے کے کچھ کام نہ کر
کہ دارد فضیلت یمیں بر یسار
اسواسطے کہ داہنے کو بائیں پر فضیلت ہے

ولے گفتن شکر اولیٰ ترست
بے شبہہ شکر کرنا بہت خوب ہے
کہ اسلام را شکر او زیورست
اور دینداری کی رونق شکر ہی سو ہے
گر از شکر ایزد نہ بندی زباں
اگر شکر خدا کا موقوف نہ کرے گا
بدست آوری دولتِ جاوداں
تو تجکو دولت بے زوال حاصل ہوگی

در بیانِ صبر

بیچ بیان صبر کے

ترا گر صبوری بود دستیار
اگر تجکو صبر مددگاری کرے
بدست آوری دولت پائدار
تو دولت پائدار گویا تجکو ملے
صبوری بود کار پیغمبراں
چونکہ صبر کرنا انبیاء کی عادت ہے
نہ پیچیدزیں روی دیں پروراں
تو جو دیندار ہیں صبر سے منہ نہیں پھیرتے
صبوری کشاید درِ کامِ جاں
صبر کرنا کھولتا ہے دروازہ مقصد دل کا
کہ جز صابری نیست مفتاحِ آں
اور سوا صبر کرنے کے اس دروازہ کی اور کنجی نہیں ہے
صبوری برآرد مرادِ دلت
صبر کرنے سے سب مراد دل کی حاصل ہوتی ہے
کہ از عالماں حل شود مشکلت
اگر اس میں شک ہو تو عالموں سے اس بات کو تحقیق کر لے
صبوری کلیدِ درِ آرزوست
صبر کرنا دروازہ آرزو کی کنجی ہے
کشایندۂ کشورِ آرزوست
اور ولایت آرزو کی فتح اسی سو ہوتی ہے

در صنعت حق تعالیٰ

قدرت خدا کا بیان

نگہ کن بریں گنبد زرنگار
ذرا دیکھ اس آسمان کو
کہ سقفش بود بے ستوں استوار
کہ جس کی چھت بغیر ستون کے قائم ہے

سراپردۂ چرخ گردندہ بیں
اور اس آسمان پھرنے والے کو دیکھ
در و شمعہائے فروزندہ بیں
اور اس میں یہ ستارے روشن دیکھ

یکے پاسبان و یکے بادشاہ
(اس دنیا میں) ایک چوکیدار ہے اور ایک بادشاہ
یکے دادخواہ و یکے باج خواہ
ایک فریادی ہے اور ایک محصول لینے والا

یکے شادمان و یکے دردمند
ایک خوش اور ایک غمناک
یکے کامران و یکے مستمند
ایک صاحب مقصد اور ایک عاجز

یکے باجدار و یکے تاجدار
ایک محصول دینے والا اور ایک صاحب حکومت
یکے سرفراز و یکے خاکسار
ایک صاحب عزت اور ایک ذلیل

یکے بر حصیر و یکے بر سریر
ایک بوریئے پر اور ایک تخت پر
یکے در پلاس و یکے در حریر
ایک ٹاٹ پہنے ہوئے اور ایک ریشمی کپڑا

یکے بینوا و یکے مالدار
ایک محتاج اور ایک مالدار
یکے نامراد و یکے کامگار
ایک نامراد اور ایک صاحب مقصد

بہ از راستی در جہاں کار نیست ۔۔۔ کہ در گلبن راستی خار نیست

سچ بولنے سے بہتر کوئی کام جہاں میں اچھا نہیں ہے ۔۔۔ اسواسطے کہ گلزار راستی میں خار نہیں ہے

در مذمّت کِذب

بیچ بُرائی جھوٹ بولنے کے

کسے را کہ ناراستی گشت کار ۔۔۔ کجا روز محشر شود رستگار

جس شخص کی عادت جھوٹ بولنے کی ہوگئی ۔۔۔ اس کو قیامت میں کیونکر رہائی ہوگی

کسے را کہ گردد زبانِ دروغ ۔۔۔ چراغ دلش را نباشد فروغ

جو شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے ۔۔۔ اُس کا دل سیاہ ہوجاتا ہے

دروغ آدمی را کند شرمسار ۔۔۔ دروغ آدمی را کند بیوقار

جھوٹ بولنا آدمی کو ہمیشہ شرمندہ کرتا ہو ۔۔۔ اور جھوٹ سے آدمی بے وقار ہوجاتا ہے

ز کذاب گیرد خردمند عار ۔۔۔ کہ او را نیارد کسے در شمار

جھوٹے سے خردمند کنارا کرتے ہیں ۔۔۔ اور جھوٹے کو کوئی اچھا نہیں سمجھتا

دروغ اے برادر مگو زینہار ۔۔۔ کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار

اے بھائی جھوٹ بولنا ہرگز اختیار نہ کر ۔۔۔ اسواسطے کہ جھوٹا ہمیشہ ذلیل رہتا ہے

ز ناراستی نیست کارے بتر ۔۔۔ از و گم شود نام نیک ای پسر

جھوٹ بولنے سے کوئی کام خراب نہیں ہو ۔۔۔ کہ اُس سے نام نیک گم ہوجاتا ہے

کرسا

یکے را بروں رفت ز اندازہ مال
ایک کے پاس حد سے زیادہ مال

یکی در غم نان و خرج عیال
ایک کھانے پینے کے غم میں پھنسا ہوا

یکی چوں گل از خرمی خندہ زن
ایک پھول کی طرح شگفتگی سے خوش

یکی را دل آزردہ خاطر حزین
ایک آزردہ دل خاطر غمناک

یکی بستہ از بہر طاعت کمر
ایک عبادت خدا میں مستعد

یکے در گنہ بردہ عمرے بسر
ایک نے تمام عمر اپنی گناہ میں گذرانی

یکے را شب و روز مصحف بدست
ایک رات دن تلاوت قرآن کررہا ہے

یکے خفتہ در کنج میخانہ مست
ایک شراب خانے میں مست پڑا ہے

یکی بر در شرع مسماروار
ایک شریعت پر مستعد اور قائم

یکی در رہ کفر زنار دار
ایک کفر میں گرفتار

یکے مقبل و عالم و ہوشیار
ایک صاحب اقبال اور عالم اور ہوشیار

یکے مدبر و جاہل و شرمسار
ایک بدبخت اور جاہل اور شرمندہ

یکے غازی و چابک و پہلوان
ایک جہاد کرنیوالا اور چالاک اور پہلوان

یکی بزدل و سست و ترسندہ جاں
ایک بزدلا اور سست اور جان کے خوف میں

یکی کاتب اہل دیانت ضمیر
ایک لکھنے والا دیندار

یکی دزد باطن کہ نامش دبیر
ایک دل میں چور ہے اور برائے نام منشی

یکے در غنا و یکے در عنا
ایک تونگری میں اور ایک رنج میں

یکے را بقا و یکے را فنا
ایک زندہ اور ایک مُردہ

یکے تندرست و یکے ناتواں
ایک تندرست اور ایک ناتواں

یکے سال خورد و یکی نوجواں
ایک بڈھا اور ایک جوان

یکی در صواب و یکی در خطا
ایک اچھی بات میں اور ایک بُری بات میں

یکے در دعا و یکی در دغا
ایک دعا کرتا ہے اور ایک دغا

یکے نیک کردار و نیک اعتقاد
ایک کے اچھے کام اور اچھے اعتقاد

یکے غرق در بحرِ فسق و فساد
ایک ڈوبا ہُوا گناہوں کے دریا میں

یکی نیک خلق و یکے تندخوی
ایک صاحب مروت اور ایک بدخو

یکی بردبار و یکے جنگجوی
ایک صبر کرنے والا اور ایک لڑنیوالا

یکی در تنعم یکی در عذاب
ایک راحت میں ایک رنج میں

یکی در مشقت یکی کامیاب
ایک مشقت میں ایک مقصدور

یکے در جہانِ جلالت امیر
ایک جہان بزرگی میں سردار

یکے در کمندِ حوادث اسیر
ایک کمند آفات میں گرفتار

یکی در گلستانِ راحت مقیم
ایک باغ راحت میں رہنے والا

یکی با غم و رنج و محنت ندیم
ایک غم اور رنج ومحنت میں مبتلا

بسا ماہرویانِ نوخاستہ
بہت سے خوبصورت نو جوان
بسا نوعروسانِ آراستہ
بہت سے نئے دولھا آراستہ

بسا نامدار و بسا کامگار
بہت سے نامور اور بہت سے مقصدور
بسا سروقد و بسا گلعذار
بہت سے سروقد اور بہت سے خوبصورت

کہ کردند پیراہن عمر چاک
کہ ان سب نے جامۂ عمر چاک کیا
کشیدند سر در گریبان خاک
اور گریبان خاک میں سر ڈالا یعنی گڑ گئے

چنان خرمن عمر شان شد بباد
اس قدر اپنی عمر کو انھوں نے برباد کیا
کہ ہرگز کسی زان نشانی نداد
کہ کوئی ان کا نام ونشان بھی نہیں جانتا

منہ دل بریں منزل جانستان
اس دنیا کے ساتھ ہرگز محبت نہ کر کہ یہ جان کی دشمن ہے
کہ در وی نہ بینی دل شادمان
اور اس میں کوئی کبھی خوش دل نہیں رہا

منہ دل بریں کاخ خرم ہوا
اس محل پر کہ جس کی ظاہر میں ہوا خوش ہو دلبستگی لازم نہیں
کہ می بارد از آسمانش بلا
کہ اس آسمان سے ہمیشہ بلا ہی نازل ہوا کرتی ہے

ثباتی ندارد جہان اے پسر
یہ جہان کچھ پائدار نہیں ہے اے عزیز
بغفلت شبِ عمر در وے بسر
پھر اپنی عمر غفلت میں بسر نہ کر

مکن تکیہ بر ملک و فرماندہی
ملک اور حکومت پہ بھروسہ نہ کر
کہ ناگہ چو فرمان رسد جاندہی
کہ یکایک جب حکم الٰہی آئیگا تو جان دینا پڑیگی

در منع امید از مخلوقات

بیچ بیان مخلوقات سے امید نہ رکھنے کے

از یں پس مکن تکیہ بر روزگار ۔ کہ ناگہ ز جانت بر آرد دمار

بہتر ہے کہ بھروسا زمانے پر نہ کر ۔ کہ یہ تجکو ناگاہ ہلاک کر ڈالے

مکن تکیہ بر لشکرِ بے عدد ۔ کہ شاید ز نصرت نیابی مدد

نہ کر بھروسہ بہت لشکر پر ۔ کہ شاید اس کی مدد سو فتحیاب نہو

مکن تکیہ بر ملک و جاہ و حشم ۔ کہ پیش از تو بودست و بعد از تو ہم

نہ کر بھروسہ ملک اور مرتبے اور فوج پر ۔ کہ تجھ سو پہلے بھی لوگوں کے پاس تھا اور بعد تیرے بھی رہیگا

مکن بد کہ بد بینی از یار نیک ۔ نمی روید از تخم بد بار نیک

کسی کی بُرائی نہ کر ورنہ جو تیرا اچھا یار ہوگا وہ بھی تجھ سو بدی کریگا ۔ اس لئے کہ بُرے بیج سے اچھا پھل نہیں اگتا

بسا بادشاہانِ سلطاں نشاں ۔ بسا پہلوانانِ کشور ستاں

بہت سے بادشاہ صاحب غلبہ ہوئے ہیں ۔ بہت سے پہلوان ولایت کے لینے والے

بسا تند گردانِ لشکر شکن ۔ بسا شیر مردانِ شمشیر زن

بہت سے پہلوان لشکر کے شکست دینے والے ۔ بہت سے بہادر تلوار مارنے والے

بسا ماہ رویانِ شمشاد قد ۔ بسا نازنینانِ خورشید خد

بہت سے خوبصورت سرو قد ۔ بہت سے نازنین خورشید کا سا رخسارہ والے

زدرد ہجر او دارم ۱حالت ۲خاطر | چہ ح ح غمگین چہ خ خ ابتر

ترا مہر و مہ انداز جاں ۱چاکر ۲بندہ | چہ چ چ دیریں چہ ب ب کمتر

ز زلفانت شدہ پیدا ۱آفت ۲فتنہ | چہ آ آ بجید چہ ف ف بی سر

ز حق لطفی ہمیخواہد ۱ساقی ۲بادہ | چہ س س گلرخ چہ ب ب احمر





منہ دل بریں دیر ناپائدار — زسعدی ہمیں یک سخن یاددار

اس بتخانۂ ناپائدار سے ہرگز محبت نہ رکھ — اور سعدی سے یہی ایک بات یاد رکھ

امتحان اطفال ذکی بخواندن ایں غزل مشتمل بر صنائع لفظی

زمن بردند صبر و دل[۱] مونس[۲] دلبر — چہ م م جانہا چہ د د شکر

ہندسہ ۱ را یکے باید خواند و ہندسہ ۲ را دوم ۱۲ — از میم مونس مرادست و از دال دلبر ۱۲

دلم بردند جانم ہم اقامت[۲] عارض — چہ ق ق رعنا چہ ع ع انور

بود چشم و دہاں او نرگس چشمہ — چہ ن ن شہلا چہ چ چ کوثر

دہان و چشم آں مہ و اغنچہ[۲] جادو — چہ غ غ گویا چہ ج ج کافر

خط و خال نگارینش اسنبل[۲] نقطہ — چہ س س مشکیں چہ ن ن عنبر

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ ذوی المجد والتعظیم ۔ امابعد دریں ایام نیک فرجام کتاب سعادت نصاب بےنظیر و بے ہمتا المسمّٰی بہ کریما مصنفہ شیخ نامدار واستاذ بزرگوار حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ با ترجمہ اردو بحسن انتظام جناب علی بھائی وشرفعلی اینڈ کمپنی لمیٹڈ مالکان مطبع محمدی و تاجران کتب بہمت شدہ بمطبع محمدی واقع مجگاؤں گنپوڈر روڈ حلیۂ طبع در کشیدہ از دکان نمبر ۳۰۷ واقع ابراہیم رحمت اللہ روڈ شائع گردید